عبداللطیف خالد چیمہ

متحدہ علماء بورڈ پنجاب کا قابلِ تحسین فیصلہ

اکیسویں ترمیم کی منظوری کے بعد متعدد مقامات سے ایسی اطلاعات موصول ہوئیں کہ عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ اور ردِّ قادیانیت پر مبنی لٹریچر کو بھی پولیس اور مختلف سرکاری ادارے نفرت انگیز مواد قرار دے کر دینی اداروں اور تنظیموں کو پریشان اور ہراساں کر رہے ہیں۔ اس پر دینی حلقوں میں تشویش پیدا ہوئی اور ذرائع ابلاغ میں بھی احتجاج ہوا۔ اس صورتِ حال پر متحدہ علماء بورڈ پنجاب نے اپنے دائرۂ اختیار میں اس کا قانونی نوٹس لیا اور ۲۲؍جنوری ۲۰۱۵ء کو متحدہ علماء بورڈ پنجاب کے چیئرمین مولانا حافظ فضلِ رحیم کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں بورڈ کے دیگر ممبران مولانا محمد راغب حسین نعیمی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، علّامہ قاضی غلام مرتضیٰ، پروفیسر ڈاکٹر زاہد حسنین، ڈاکٹر حافظہ شاہدہ پروین، ڈاکٹر زاہدہ شبنم، سیدہ سائرہ جعفری نے دیگر امور کے علاوہ مرکز سراجیہ لاہور کے ناظم اطلاعات و نشریات محمد عامر خورشید کی تحریری درخواست پر قرار دیا کہ ’’آئینِ پاکستان کے مطابق چونکہ مرزائی/ قادیانی/ لاہوری گروپ غیر مسلم قرار پائے ہیں اور وہ اسلامی اصطلاحات قانوناً استعمال نہیں کر سکتے، اس کے باوجود وہ قانون شکنی کرتے ہیں، اسلامی اصطلاحات مسلسل استعمال کیے جا رہے ہیں، اُن کی تکفیر، ردّ و تردید کے حوالے سے چھپنے والا ختمِ نبوّت کا لٹریچر کسی طور پر بھی ہیٹ میٹریل کے زمرے میں نہیں آتا، لہٰذا محکمہ داخلہ، محکمہ پولیس بالعموم اور حکومتِ پنجاب بالخصوص ختمِ نبوّت کے لٹریچر کی تحریر، تدوین، پرنٹنگ، طباعت، تقسیم و فروخت پر قطعاً کوئی کارروائی نہ کرے۔ متفقہ طور پر سفارش کی گئی محکمہ داخلہ پنجاب اس سلسلہ میں باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کرے نیز متفقہ طور پر ختمِ نبوّت اور ردِّ قادیانیت کے لٹریچر کے حوالے سے پولیس کی کارروائیوں کی بھرپور مذمت کی گئی۔‘‘

بعد ازاں ۲؍فروری کو بورڈ نے اپنی ذیلی کمیٹیوں کے فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے محکمہ اوقاف، ہوم سیکرٹری، سیکرٹری اوقاف، آئی جی، اے آئی جی کاؤنٹر ٹیررزم ڈیپارٹمنٹ اور اے آئی جی سپیشل برانچ کو کارروائی کی ہدایات جاری کیں۔ جب کہ ۱۰؍فروری کو علماء بورڈ کے چیئرمین مولانا فضلِ رحیم کی قیادت میں مولانا عبدالرؤف فاروقی اور مولانا محمد راغب حسین نعیمی پر مشتمل تین رکنی وفد نے آئی جی پنجاب سے ملاقات کی، جس میں طے پایا کہ علماء بورڈ کی حتمی سفارشات کے بغیر نفرت انگیز مواد کے حوالے سے پولیس کوئی کارروائی نہیں کرے گی۔ نیز ختمِ نبوّت اور ردِّ قادیانیت کے لٹریچر کے خلاف پولیس ایکشن نہیں ہوگا اور جن کتب کو بورڈ نفرت انگیز قرار دے ان کے خلاف ہی کارروائی ہوگی۔

ہم متحدہ علماء بورڈ پنجاب کے اس فیصلے کی تحسین وتائید کرتے ہوئے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے کہنا چاہیں گے کہ وہ دینی جماعتوں، دینی مدارس اور دینی شخصیات کے خلاف سراسر فرضی اور جھوٹی کارروائیوں سے احتراز کریں اور اگر قانون کی عمل داری چاہتے ہیں تو پھر خود بھی قانون کے دائرے میں ہی کارروائیوں کو یقینی بنائیں۔ ورنہ اس سے اشتعال پھیلے گا جو کسی طور پر بھی ملک وملّت کے حق میں نہیں ہے۔ جہاں تک عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ اور ردِّ قادیانیت کے لٹریچر کا تعلق ہے تو اس ضمن میں قانون نافذ کرنے والے اداروں سے درخواست ہے کہ وہ ۱۹۷۴ء کی قراردادِ اقلیّت اور ۱۹۸۴ء کے امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے متن کا مطالعہ کرلیں اور پھر فیصلہ کریں کہ کارروائی کیسے اور کہاں ضروری ہے۔

بیرونِ ممالک قادیانی سفارت کار:

روزنامہ ''اُمّت'' کراچی کی ۵؍فروری کی صفحۂ اوّل پر اسلام آباد کی ڈیٹ لائن اور سعود ساحر کی کریڈٹ لائن سے شائع ہونے والی خبر کے مطابق ۴؍فروری بدھ کو قومی اسمبلی میں وقفۂ سوالات کے دوران مسلم لیگ نون کی رکنِ قومی اسمبلی آسیہ ناز تنولی کے سوال کے جواب میں ایوان کو بتایا گیا کہ ''مختلف ممالک میں اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے چودہ افراد قونصلر تعینات کیے گئے ہیں۔ ان میں چار قادیانی، ایک ہندو، اور نو عیسائی شامل ہیں۔ قومی اسمبلی کو تحریری طور پر بتایا گیا ہے کہ قادیانی مذہب رکھنے والے تین قونصلر گریڈ ۱۹، اور گریڈ ۱۷ کے افسر ہیں۔ نیویارک میں نبیل منیر، واشنگٹن میں بلال حیٔ، اقوامِ متحدہ میں چودھری طلحہ بن خالد جو قادیانی ہیں، پاکستان کی نمائندگی کر رہے ہیں جب کہ انقرہ (ترکی) میں رابعہ شفیق قونصلر کے طور پر تعینات ہیں۔''

ان صفحات پر ہم مسلسل لکھتے چلے آرہے ہیں کہ بیرونِ ممالک سفارت خانوں میں قادیانی لابی کو مسلط کیا جارہا ہے اور ایسے سفارت کار بیرونِ ممالک تعینات کیے جارہے ہیں جو نظریۂ اسلام اور نظریۂ پاکستان کے ازلی دشمن ہیں۔ جس کی وجہ سے ہماری خارجہ پالیسی اور بیرونِ ممالک تعلقات متاثر ہو رہے ہیں۔ تازہ اطلاع کے مطابق جاپان کی مسلم کمیونٹی نے وہاں قادیانیوں کی اسلام کے نام پر ہونے والی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے احتجاج بھی کیا ہے اور جاپانی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانی سرگرمیوں کو مسلمانوں سے موسوم نہ کرے۔ جاپان میں گزشتہ دنوں ایسی قادیانی تقریبات بھی ہوئیں جن میں بھارتی سفارت کار پراسرار طور پر شریک ہوئے، وہاں ایک کتابی میلے میں قادیانی سٹال پر رکھی گئیں کتب کو بھی مسلمانوں اور اسلامی تعلیمات پر مبنی کتب کا سٹال ظاہر کیا گیا۔ ایسے میں جاپان میں پاکستانی سفارتخانے کا فرض بنتا تھا کہ وہ اس کا نوٹس لیتا، لیکن ایسا کیوں نہیں ہو رہا؟ یہ ہم سب کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

☆......☆......☆